یادرفتگاں

مولانا ابولمعز عرفان الحق اظہار حقانی*

چند علماء مشائخ کی جدائی

- شیخ المشائخ مولانا سید محمود صندل باباجی
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیقؒ
- حضرت مولانا عبدالمجید حقانیؒ
- مولانا محمد اکبر حقانی (گنڈھیری مولانا صاحبؒ)
- حضرت مولانا عبیداللہ اشرفیؒ

حضرت شیخ المشائخ مولانا سید محمود صندل باباجیؒ کی جدائی

سیل خوں ہر سو رواں ہے اور ہر دل اشکبار   پھر گیا کس طرف یا رب مزاج روزگار

دیر کے کوہستانی علاقہ صندل میں ۷ فروری ۲۰۱۶ء بروز اتوار چاشت کے وقت پونے گیارہ بجے رشد وہدایت اور علم وفضل کا ایک ایسا آفتاب غروب ہوگیا جس کی ضیاء باریوں سے سوا صدی سے زیادہ عرصہ تک ایک عالم فیض یاب ہوتا رہا۔ بقیۃ السلف، عارف باللہ، سلسلہ قادریہ کے گوشہ خمولت وگمنامی اختیار کرنے والے روحانی رہنما، طویل العمر بزرگ شخصیت حضرت مولانا سید محمود عرف صندل باباجی کی رحلت قحط الرجال اور اندراس علم کے اس دور میں عظیم خسارہ ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دارالعلوم حقانیہ کیساتھ محبت وتوجہات: محبت وتعلق، خصوصی توجہات اور دعاؤں کا سلسلہ دارالعلوم حقانیہ، حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور ہم اصاغر کیساتھ آخر دم تک قائم رہا امسال بھی آپ کے دو احفاد دورہ حدیث میں زیر تعلیم ہیں، نماز جنازہ آپکے بڑے فرزند، فاضل دارالعلوم حقانیہ، مولانا فضل ودود نے حسب وصیت اسی دن عصر کو پڑھایا جسمیں تنگی وقت کے باوجود گردونواح کے ہزاروں افراد نے شرکت کیں۔

عناصر سیرت: صندل بابا کو اللہ نے نہایت بلند اور پاکیزہ صفات سے نوازا تھا۔ تحمل بردباری، شفقت علی الخلق، بلند حوصلہ، بے مثال سخاوت، مہمان نوازی، دین کے لئے درد وسوز، اصلاح خلق کی تڑپ، تبلیغ دین میں حکمت و موعظت اور طریق احسن اپنانے کا جوہر، اعتدال واحتیاط، ہر کام میں بصیرت وتدبر وغیرہ آپکے عناصر سیرت تھے۔

---

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ

پیدائش وابتدائی تعلیم: مختصر سوانح حیات یوں ہیں۔ سید محمود بن شیخ ولی بن برکت ولی بن قمبر علی شاہ بن سید علی شاہ بن سید حامد بن سید احمد خلیل بن سید عبدالحق مکمل سلسلۂ نسب نامہ وجاہائے تدفین اجداد وغیرہ حضرت امام حسینؓ تک انکے خاندانی ریکارڈ میں محفوظ ہے۔آپ ۱۲۹۹ھ کودیر کے علاقہ نہاگ کے موضع "منزہ "میں سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ بعض لوگوں کے نزدیک اتنی طویل عمر محل نظر ہے لیکن یہ بعید از قیاس بھی نہیں اسلئے کہ ہم نے اپنے گردوپیش میں سو برس سے زیادہ لوگوں کا بچشم خود مشاہدہ کیا ہے۔آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولانا برکت ولی سے حاصل کی جو کہ علاقے کے معروف بزرگ عالم دین تھے۔

تحریک آزادی کے معروف رہنما سنڈاکی بابا سے وابستگی: اسکے بعد ایک طویل عرصے تک علمی اور روحانی خوشہ چینی کیلئے اپنے وقت کے معروف شیخ قطب الارشاد، تحریک آزادی کے عظیم مجاہد، صاحب کشف وکرامات بزرگ حضرت مولانا ولی احمد المعروف بہ "سنڈاکی بابا" سے وابستگی اختیار فرمائی۔ سنڈاکی بابا سے پہلی ملاقات کے بارے میں آپؒ فرماتے تھے "جب حضرت سنڈاکی بابا "کوہان شریف" میں آکر مقیم ہوئے تو میں اپنے والد محترم کے ساتھ انکی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میری ایک آنکھ میں بینائی نہیں تھی میرے والد نے حضرت سے درخواست کی کہ اس بچے کیلئے دعا کر دیجیے تا کہ اس کی آنکھ صحیح ہو جائے انہوں نے دعا فرماتے ہوئے میری آنکھ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ کیا تمہیں یہ (اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) اندھا نظر آ رہا ہے بس پھر کیا تھا بابا جی کا ہاتھ پھیرنا تھا کہ میری بینائی لوٹ آئی۔ میں نے انہیں جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ جی ہاں مجھے آپ کا چہرہ نظر آ رہا ہے۔ جس پر آپ بڑے خوش ہوئے" فیا للعجب

پندرہ برس تک سنڈاکی بابا سے نہ صرف سلوک وتصوف کے اسباق پائے بلکہ فقہ اور فنون کی اعلیٰ کتب تک سبقاً سبقاً پڑی ۔ ۱۹۳۷ء میں اپنے شیخ سنڈاکی بابا کی تجہیز وتکفین اور تدفین میں بھی اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر حصہ لینے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبدالرزاق شاہ منصوریؒ اور شاہ ولی اللہؒ سرحد شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ سے علوم حدیث میں تکمیل فرمائی۔

دینی تدریسی خدمات اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے شرف ملاقات: علم ظاہری وباطنی سے آراستہ ہونے کے بعد اپنے آبائی علاقہ میں درس تدریس کے ساتھ ساتھ مسجد کی امامت اور خطابت کے فرائض مدت مدید تک نبھاتے رہے۔صوبہ سرحد کے دور دراز علاقوں اور افغانستان ، تک کے طلباء اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے آپ کے ہاں حاضر ہوتے ۔ آپکے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ ابو حنیفہ ہند حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی رشید احمد گنگوہیؒ جیسی عبقری علمی شخصیت سے آپ کو شرف ملاقات حاصل ہوئی۔ صندل بابا کی طبعیت میں گوشہ نشینی اور عزلت پسندی کا غلبہ تھا۔نام ونمود اور شہرت سے کوسوں دور بھاگتے تھے یہی

وجہ ہے کہ آپ کی عظمت وقدامت اور علمی وروحانی شان سے بیس تیس برس قبل تک بہت ہی کم لوگ واقف تھے۔ کچھ عرصہ قبل آپ کو اپنے شیخ سنڈا کی بابا کی خواب میں زیارت ہوئی۔ جنہوں نے آپ کو عوام الناس کی رہنمائی کیلئے گوشہ نشینی ترک کرنے کا کہا۔ اسکے بعد آپ نے ملک کے مختلف بڑے اہم شہروں اور علاقوں کے تبلیغی دورے کیے۔ میری یاد کے مطابق ماضی قریب میں پہلی دفعہ ۲۰۰۴ء میں مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کو قدوم میمنت سے نوازا اس موقع پر دارالحدیث میں طلباء کو اجازت حدیث کے ساتھ ساتھ اصلاحی بیان سے بھی نوازا پھر ۲۰۰۶ء میں مولانا سمیع الحق کی دعوت پر راولپنڈی سے واپسی پر حقانیہ تشریف لائے اور دارالعلوم کی قدیم مسجد میں منبر پر جلوہ افروز ہو کر مختصر وعظ ونصیحت سے حاضرین کے دلوں کو معمور فرمایا۔

حقانیہ میں طلباء کو وعظ ونصیحت: اس وعظ کے دوران طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے ذیل کی چھ نصیحتیں بھی کیں:

☆ فراغت علوم کے بعد جہاں تک ممکن ہو صرف اور صرف درس و تدریس کے میدان میں اپنی توانائیاں بروئے کار لائیں۔ ☆ کسی بھی دین دار اہل اللہ سے بیعت ہو کر اپنی اصلاح فرمائیں اس کے بغیر دین بچانا بڑا مشکل ہے۔ ☆ دین کے جملہ شعبوں کی عزت واحترام کرنا واجب ہے۔ ☆ طلباء کرام یہاں مدرسہ میں اور اپنے علاقوں میں دوسروں کے ساتھ جنگ و جدال سے پرہیز کریں۔ اس سے دین کی بھی رسوائی ہوتی ہے اور دنیا میں بھی تباہی کا سامنا ہوتا ہے۔ ☆ دین پر سب چیزوں سے زیادہ توجہ دینا۔ ☆ دارالعلوم حقانیہ کے آپ پر بڑے احسانات ہیں اس لئے اس کے ساتھ اپنا تعلق اور تعاون زندگی بھر جاری رکھنا۔ چاہے یہ تعلق دعاؤں کے شکل میں ہو اور میں خود تو اس کیلئے ہر وقت دعا گو رہتا ہوں۔ ناچیز کو دونوں دفعہ آمد کے موقع پر خصوصی توجہ اور شفقت سے نوازتے ہوئے اپنی خاص تعویزات اور نقوش سے نوازا۔

آخری وصیت وحالت رحلت: صندل باباؒ نے وفات سے قبل خود غسل فرما کر اپنے جان نشین و فرزند مولانا فضل ودود حقانی کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو تدفین میں سنت کے موافق تاخیر بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے بعد کلمہ پڑھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ناف پر نماز کی ہیئت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اللھم اغفرہ وارحمہ

رفتم واز رفتنم یک عالمے تاریک شد   من مگر شمعم چوں رفتم بزم برہم ساختم

شیخ الحدیث خیر المدارس ملتان حضرت مولانا محمد صدیقؒ کا فراق

شیخ الحدیث حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کا تلمیذ خاص، نمونہ اسلاف، علمی اور دینی حلقوں کی معروف شخصیت، مایہ ناز کہنہ مشق مدرس، تفہیم وبیان کے خوگر، عظیم فقیہ جامعہ خیر المدارس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیقؒ ۱۸ فروری بروز جمعرات اس دنیائے دوں سے رخ موڑ کر عالم بقاء کی طرف کوچ کر